

[1996] سپریم کورٹ ریوٹس 6.S.C.R

ازعدالت عظمیٰ

سروجنی امل

بنام

دی کنٹرولر آف اسٹیٹ ڈیوٹی، مدراس

18 ستمبر 1996

[ایس پی بھروچا اور کے ویٹنگ سوامی، جسٹسز]

اسٹیٹ ڈیوٹی ایکٹ، 1953 دفعہ 10 -

جائیداد کی اصل قیمت - تحفے میں دی گئی رقم - اس میں شامل - کاروباری شخص نے اپنی بیٹیوں کو غیر مشروط تحائف دیے جنہوں نے اسے قبول کیا - ذیلی ترتیب سے، بیٹیوں کی درخواست کے مطابق عطیہ دہندہ والد اور عطیہ دہندہ بیٹیوں پر مشتمل ایک شراکت داری فرم تشکیل دی گئی - تحفے میں دی گئی رقم کاروبار میں برقرار رکھی گئیں اور شراکت داری فرم میں عطیہ دہندہ بیٹیوں کے حصص سرمائے کے طور پر استعمال کی گئیں - بعد میں عطیہ دہندہ والد کا انتقال ہوا - منعقد: کیس کے حالات میں، کاروبار میں رکھے گئے تحفے کی رقم متوفی کی جائیداد کی بنیادی قیمت میں شامل نہیں تھی -

ایک کاروباری ادارے کے مالک نے اپنی بیٹیوں کو غیر مشروط نقد تحائف دیے اور انہوں نے اسے قبول کر لیا - اس کے بعد، مذکورہ بیٹیوں کی طرف سے کی گئی درخواست کے مطابق عطیہ دہندہ باپ اور عطیہ دہندہ بیٹیوں پر مشتمل ایک شراکت داری فرم تشکیل دی گئی اور عطیہ دہندہ بیٹیوں کو تحفے میں دی گئی رقم کو کاروبار میں برقرار رکھا گیا اور شراکت داری فرم میں عطیہ دہندہ بیٹیوں کے حصص کے سرمائے کے طور پر استعمال کیا گیا - بعد میں عطیہ دہندہ کے والد کا انتقال ہو گیا - اسٹنٹ کنٹرولر آف اسٹیٹ ڈیوٹی نے مؤقف اختیار کیا کہ تحفے میں دی گئی رقم اسٹیٹ ڈیوٹی ایکٹ 1953 کی دفعہ 10 کے تحت متوفی عطیہ دہندہ کی جائیداد کی اصل قیمت میں شامل کی جانی چاہئیں - عدالت عالیہ نے اس تشخیص کی تصدیق کی - ناراض ہونے کی وجہ سے اپیل کنندہ نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی -

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد 1: جب تحفہ دیا گیا اور قبول کیا گیا، تو یہ غیر مشروط تھا کہ عطیہ دہندگان نے درخواست کی کہ شراکت داری قائم کی جائے اور تحفے میں دی گئی رقم کو برقرار رکھا جائے اور شراکت داری فرم میں عطیہ دہندگان کے حصص کے سرمائے کے طور پر استعمال کیا جائے - اس معاملے میں، یہ تجویز کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے کہ عطیہ دہندہ کی طرف سے استمال یا فائدہ کے ساتھ علیحدگی، یا عطیہ دہندہ کو جائیداد میں تحفے میں دیے گئے بہت سارے حقوق میں سے ان کا اشتراک کرنے کی اجازت دینا تحفے کے لیے قابل ذکر ہے - لہذا، کاروبار میں رکھے گئے تحفے کی رقم متوفی کی جائیداد کی اصل قیمت میں شامل نہیں تھی - [A- 477، H-476]

کنٹرولر آف اسٹیٹ ڈیوٹی، کیرالہ بنام آروی وشونا تھن اور دیگر [1977] 11 ایس سی سی 90، پرا نحصار کیا۔

کنٹرولر آف اسٹیٹ ڈیوٹی، پنجاب اور ہریانہ، جموں و کشمیر، ہماچل پردیش اور چندی گڑھ بنام گلادوتی، [1979] 4 ایس سی سی 265، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1981: کی دیوانی اپیل نمبر 2513۔

1975 کے ٹی سی نمبر 98 میں مدراس عدالت عالیہ کے 23.1.79 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے اے۔ ٹی۔ ایم سمپت۔

جواب دہندہ کی طرف سے ڈاکٹر آر آر مشرا، آرسی رمیش اور ایس این ٹیر ڈول۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

وینکٹا سوامی، جسٹس۔ اس اپیل میں اسٹیٹ ڈیوٹی ایکٹ 1953 کے دفعہ 65 کے تحت مدراس کی ہائی کورٹ کی طرف سے دیے گئے سرٹیفکیٹ کے ذریعے (اس کے بعد اسے "ایکٹ" کہا جائے گا)، لاگو ہونے یا دوسری صورت میں عدالت کے فیصلے کیلئے دفعہ 10 کے تحت متنازعہ سوال پیدا ہوا ہے۔

ایک مرگنڈیا مدالیار، متوفی، 15.10.1964 پر انتقال کر گئے۔ وہ نیوٹن اور کمپنی کے نام اور انداز کے تحت ایک کاروبار چلا رہے تھے جو ایک ملکیتی ادارہ تھا۔ 20.7.1962 پر متوفی نے اپنی دو بیٹیوں یعنی محترمہ کو 40,000 روپے کے دو نقد تحفے دیے۔ راجیشوری اور گیانمبائی اپنے سرمائے کے کھاتے سے نکال کر کے اور اپنے ذاتی کاروباری کتاب میں اپنے کھاتوں کو جمع کر کے۔ 20.7.62 پر، دونوں عطیوں نے متوفی کو تحائف قبول کرتے ہوئے اور اپنے والد کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے خطوط لکھے۔ پھر 27.7.62 پر ہر شخص نے الگ الگ خطوط کے ذریعے ایک بار پھر تحائف کے لیے شکر یہ ادا کرتے ہوئے متوفی سے درخواست کی کہ وہ اسے کاروبار میں برقرار رکھے اور انہیں شراکت دار کے طور پر داخل کرے۔ اس کے مطابق، 1.8.1962 سے ایک شراکت داری تشکیل دی گئی جس میں عطیہ دہندگان اور عطیہ دہندہ بھی شراکت دار تھے۔ جیسا کہ دیکھا گیا ہے، متوفی کا انتقال 15.10.1964 پر ہوا۔ ایک سوال پیدا ہوا، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، کیا حقائق اور مقدم کے حالات میں، متوفی کی طرف سے اپنی دو بیٹیوں کو اپنے سرمائے کے کھاتے سے نکال کر کے اور اپنی ذاتی کاروباری کتاب میں عطیہ دہندگان کے کھاتوں میں جمع کر کے مجموعی طور پر 80,000 روپے کا تحفہ اسٹیٹ ڈیوٹی ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت متوفی کی جائیداد کی اصل قیمت میں شامل نہیں کیا جاسکا۔

اسٹیٹ ڈیوٹی کے اسسٹنٹ کنٹرولر نے جوابدہ افراد کے اعتراض کو مسترد کرتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ چونکہ تحفے میں دی گئی رقم کو عطیہ

دہندگان کے قبضے میں نہیں لیا گیا اور عطیہ دہندہ کو مکمل طور پر خارج کر کے ان سے فائدہ نہیں کیا گیا، اس لیے تحفے میں دی گئی رقم کو قانون کی دفعہ 10 کے تحت متوفی کی جائیداد کی اصل قیمت میں شامل کیا جانا واجب تھا۔ اپیل پر، ایپلٹ کنٹرولر نے تشخیص کی تصدیق کی۔ جوابہ افراد نے انکم ٹیکس ایپلیٹ ٹریبونل (مختصر طور پر "ٹریبونل") میں اپیل کی اور ٹریبونل نے پایا کہ زیر بحث تحائف ایکٹ کی دفعہ 10 کے دائرے میں نہیں آتے اور اس کے نتیجے میں وہ اسٹیٹ ڈیوٹی کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ ٹریبونل نے مندرجہ ذیل پایا:

"واقعات کا یہ سلسلہ واضح طور پر قائم کرتا ہے:

(1) کتابی اندراجات کے ذریعے منتقل کی گئی رقم اب بھی متوفی کے کاروبار کے مقصد کے لیے دستیاب تھیں۔

(2) ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کی دفعہ 122 کے تحت، تحفہ دینے والے کو قبول کرنا چاہیے اور تحفہ لینے والے کی قبولیت کے بغیر پیشکش تحفہ کو مکمل نہیں کر سکتی۔ تحفے کو قبول کرتے وقت، عطیہ دہندگان نے متوفی کے کاروبار میں تحفے کی رقم کو برقرار رکھنے اور انہیں شراکت دار کے طور پر داخل کرنے کا عہد کیا ہے۔ اس لیے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ تحائف کی منتقلی اس شرط یا سمجھ بوجھ کے ساتھ مکمل کی گئی تھی کہ عطیہ شدہ رقم متوفی کے سرمائے کے کھاتے کے لیے اور متوفی کے ذریعے جاری کاروبار کے مقاصد کے لیے دستیاب رہے گی۔

(3) تحفے بنانے پر، ڈونی؟ تحفے کے موضوع پر اس طرح کا قبضہ اور فائدہ اٹھایا جو اس وقت قابل تھا اور اسے بھی عطیہ دہندہ کے اخراج کے لیے برقرار رکھا گیا تھا۔

(4) اگر عطیہ دہندہ کا تحفے کی رقم پر کسی طرح کا کنٹرول تھا، تو اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ اس نے تحفے بناتے وقت کوئی ریزرویشن کیا تھا، بلکہ تحفہ خود اس شرط یا سمجھ بوجھ کے تحت بنایا گیا تھا کہ تحفے کی رقم متوفی کے کاروبار کے مسلسل استعمال کے لیے دستیاب ہوگی۔"

ٹریبونل کے فیصلے سے متاثر ہونے والے محصولات نے حوالہ کے ذریعے عدالت عالیہ کا رخ کیا۔ عدالت عالیہ کے سامنے، جوابہ افراد کی جانب سے، کنٹرولر آف اسٹیٹ ڈیوٹی، کیرالہ بنام آروی وشونا تھن اور دیگر، [1977] 1 ایس سی سی 90 میں عدالت فیصلے پر بھروسہ کیا گیا۔ تاہم، عدالت عالیہ نے اس فیصلے کو ممتاز کیا اور فیصلہ دیا کہ کیس کے حقائق پر، ایکٹ کی دفعہ 10 کو راغب کیا گیا ہے اور اس کے نتیجے میں ریونیو کے حق میں اور ٹیکس دہندہ کے خلاف اس کے حوالے کردہ سوال کا جواب دیا گیا ہے۔

بعد میں جوابہ افراد کے کہنے پر، عدالت عالیہ نے کنٹرولر اسٹیٹ ڈیوٹی، پنجاب اور ہریانہ، جموں و کشمیر، ہماچل پردیش اور چندی گڑھ بنام گلداوتی، [1979] 14 ایس سی سی 265 میں اس عدالت بعد کے فیصلے کے پیش نظر اس عدالت میں اپیل کے لیے فٹنس کا سرٹیفکیٹ دے دیا۔

ہمارے سامنے بھی اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل نے وشونا تھن کے معاملے (اوپر) اور گلداوتی کے معاملے (اوپر) میں اس عدالت فیصلوں پر انحصار کرتے قابل دعویٰ کیا کہ اس معاملے کے حقائق کے ساتھ ساتھ وشونا تھن کے معاملے کے حقائق بھی ایک جیسے ہیں اور عدالت عالیہ یہ کہنے میں درست نہیں تھی کہ حقائق ایک جیسے نہیں تھے اور اس لیے اپیل کنندہ اس اپیل میں

کامیاب ہونے کا حقدار ہے۔ تاہم ریونیو کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے کہا کہ تقریباً تمام معاملات میں ڈونر پہلے سے ہی پارٹنر شپ فرم میں پارٹنر تھا اور ڈونر/ڈونز کو تحفے کے بعد پارٹنر/پارٹنر کے طور پر لیا گیا تھا اور ایسے معاملات میں طے شدہ اصول یا تناسب کو اس معاملے کے حقائق کی خدمت میں نہیں ڈالا جاسکتا جہاں عطیہ دہندہ کا واحد مالک تھا اور تحفے کے بعد، عطیہ کرنے کو پارٹنر کے طور پر لیا گیا اور شراکت داری وجود میں آئی۔ ہمیں نہیں لگتا کہ ریونیو کے لیے فاضل وکیل یہ استدعا کرانے میں درست ہے۔ وشونا تھن کے معاملے میں، عطیہ دہندہ واحد مالک تھا جب اس نے اپنے چار بڑے اور دو نابالغ بیٹوں کو 2,70,000 روپے کی کل رقم تحفے میں دی۔

اس عدالت مختلف فیصلوں کو دیکھنے کے بعد، جن میں متعدد انگریزی فیصلوں کو مد نظر رکھا گیا ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ جس سختی کے ساتھ ہمارے ایکٹ کے دفعہ 10 سے متعلق انگلش ایکٹ کے دفعہ 102 بذریعے اطلاق کیا گیا تھا، اسے نرم کر دیا گیا ہے، اگر ہم اس اظہار کو استعمال کر سکتے ہیں، اور جو ابده افراد کے حق میں یقینی طور پر کچھ حد تک نرمی دکھائی گئی ہے۔ یہ سچ ہے کہ جب عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیا تو عدالت عالیہ کے متضاد خیالات تھے اور کچھ حد تک اس عدالت فیصلوں کی غلط فہمی موجود تھی۔ گلاوتی کے معاملے میں اس عدالت کا مشاہدہ کرنے کی یہی وجہ تھی :

"عدالت عظمیٰ کے مختلف مقدمات کے تناسب کے اطلاق میں تنازعہ سے بچنے کے لیے جیسا کہ کچھ ہائی کورٹ عالیان نے کیا ہے، ہم معاملے کے کچھ پہلوؤں اور حقائق کو تھوڑا اور واضح اور واضح کرنا چاہیں گے۔ جب کسی عطیہ دہندہ کی طرف سے کوئی جائیداد تحفے میں دی جاتی ہے جس کا قبضہ اور لطف کسی شراکت دار فرم کو دیا جاتا ہے جس میں عطیہ دہندہ شراکت دار ہوتا ہے، تو صرف عطیہ دہندہ کی جائیداد میں استعمال یا فائدہ بانٹنے کی حقیقت ایکٹ کی دفعہ 10 کے اطلاق کے لیے کافی نہیں ہے جب تک کہ اس طرح کا استعمال یا فائدہ واضح طور پر تحفے کے لیے قابل ذکر نہ ہو، یعنی عطیہ دہندہ کی طرف سے فائدہ کے اس طرح کے استعمال کے ساتھ علیحدگی یا عطیہ دہندہ کو جائیداد میں تحفے میں دیے گئے حقوق کے بنڈل میں سے ان کا اشتراک کرنے کی اجازت دینا۔ اگر جائیداد میں عطیہ دہندہ کا قبضہ، استعمال یا فائدہ معاملے کے دیگر حقائق اور حالات سے مطابقت رکھتا ہے، سوائے تحفے کے حقائق کے، تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ عطیہ دہندہ نے جائیداد کی ملکیت اور استعمال کو برقرار نہیں رکھا تھا۔ عطیہ دہندہ کو مکمل طور پر خارج کر دیا گیا تھا، یا، معاہدے کے ذریعے یا دوسری صورت میں عطیہ دہندہ کے کسی بھی فائدے میں اسے مکمل طور پر خارج کر دیا گیا تھا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آیا عطیہ دہندہ پہلے سے ہی فرم میں شراکت دار ہے یا اسے تحفے کے وقت اس طرح لیا جاتا ہے یا وہ شراکت داری کے مقاصد کے لیے تحفے میں دی گئی جائیداد کو استعمال کرنے کی اجازت دے کر شراکت داری فرم کا قرض دہندہ بن جاتا ہے۔

مذکورہ بالا مشاہدہ کرنے کے بعد، اس عدالت نے مذکورہ معاملے میں مزید مشاہدہ کیا:

"لیکن ہم اس بات پر زور دینا چاہتے ہیں کہ اس عدالت متعدد فیصلوں میں قانون کے جو اصول طے کیے گئے ہیں جن کا ہم نے اس فیصلے میں کچھ مزید وضاحت اور وضاحت کے ساتھ جائزہ لیا ہے، ان کا ہر معاملے کے حقائق پر احتیاط سے اور وسیع پیمانے پر اطلاق کیا جانا چاہیے تاکہ حقائق کو بہت زیادہ تقسیم نہ کیا جائے تاکہ قانون کے دفعہ 10 میں موجود قانون کی دفعات کو آسانی سے لاگو نہ کیا جاسکے یا اس کا اطلاق نہ کیا جاسکے۔

جیسا کہ ٹریبونل نے پایا ہے ہم پہلے ہی حقائق بیان کر چکے ہیں اور ان میں سے یہ واضح ہے کہ جب تحفہ بنایا گیا اور قبول کیا گیا تو وہ غیر مشروط تھا۔ ایک ہفتے بعد عطیہ دہندگان نے درخواست کی کہ شراکت داری قائم کی جائے اور تحفے میں دی گئی رقم کو برقرار رکھا جائے اور شراکت داری فرم میں عطیہ دہندگان کے حصص کے سرمائے کے طور پر استعمال کیا جائے۔ جیسا کہ اوپر دیکھا گیا ہے، عطیہ دہندگان کی طرف سے لکھے گئے خطوط کی روشنی میں، ہمارا خیال ہے کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ عطیہ دہندہ کی طرف سے استعمال یا فائدے کے ساتھ علیحدگی، یا عطیہ دہندہ کو جائیداد میں تحفے میں دیے گئے حقوق کے بنڈل میں سے ان کا اشتراک کرنے کی اجازت دینا تحفے کے لیے قابل حوالہ ہے، ہم اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی اس دلیل سے اتفاق کرتے ہیں کہ حقائق و شوناٹھن کے معاملے (اوپر) کے حقائق سے کم و بیش ملتے جلتے ہیں اور اس میں طے شدہ تناسب جو اس عدالت کی طرف سے مستقل طور پر لاگو کیا گیا ہے اس معاملے کے حقائق پر لاگو ہوگا۔

اس کے مطابق، ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور جو ابده افراد کے حق میں اور محصولات کے خلاف عدالت عالیہ میں بھیجے گئے سوال کا جواب دیتے ہیں۔ تاہم، لاگت کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

وی ایس ایس۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔